قرآنی بیان

عارضی ٹھکانا

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ آئمّہ مساجد کے تحت مساجد کے لئے

01-March-2024

جمعۃ المبارک کا بیان

(For Islamic Brothers)

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ اَئِمّہ مساجِد کے تحت مساجِد کے لئے
یکم مارچ، 2024ء کے جمعۃ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

عارضی ٹھکانا

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿.. ایک عوامی غلط فہمی کا اِزالہ
- ✿.. عجیب سُوال، خوبصُورت جواب
- ✿.. اسلام کا حسن اور الحاد کی برائی
- ✿.. گھر نہ بنانے کی انوکھی وجہ

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ

Islamic Research Center

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

For Feedback : +92 315 2692786

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

درود شریف کی فضیلت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم: اَلصَّلَاۃُ عَلَیَّ نُوْرٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ثَمَانِیْنَ مَرَّۃً غُفِرَ لَہٗ ذُنُوْبُ ثَمَانِیْنَ عَامًا۔

اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا پُل صِراط پر نُور ہے، جو روزِ جمعہ مجھ پر 80 بار دُرُودِ پاک پڑھے اُس کے 80 سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔[1]

مومنو! آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم پر پڑھے جاؤ! با ادب اور با وقار درود
نزع میں، گور میں، قیامت میں ہر جگہ یارِ غمگسار درود
جو محبِّ نبی صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہے اے کافیؔ چاہیے اس کو بار بار درود[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْکَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

وَ قُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَ لَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ

1 ...مسند الفردوس، باب الصاد، جلد:2، صفحہ:408، حدیث:3814۔
2 ...کافی کی نعت، صفحہ:38 ملتقطًا۔

اِلٰی حِیۡنٍ ﴿۳۶﴾ (پارہ:1، البقرۃ:36)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

ترجمہ کنزُالعِرفان: اور ہم نے فرمایا: تم نیچے اتر جاؤ، تم ایک دوسرے کے دشمن بنو گے **اور تمہارے لئے ایک خاص وقت تک زمین میں ٹھکانہ اور (زندگی گزارنے کا) سامان ہے۔**

پیارے اسلامی بھائیو! ہم اس دُنیا میں آئے، یہاں رہ رہے ہیں، عنقریب یہاں سے اگلے جہان کی طرف سفر کر جائیں گے۔ اگر ہم ذرا غور کریں تو اس دُنیا میں ہمارے مختلف قسم کے تعلقات ہوتے ہیں، مثلاً ❁ ماں باپ کے ساتھ ہمارا اِحْترام (**Respect**) کا تَعَلُّق ہے ❁ اپنی اَوْلاد کے ساتھ ہمارا محبّت کا تَعَلُّق ہے ❁ دوست احباب کے ساتھ دِل لگی کا تعلق ہوتا ہے ❁ یونہی ہم سفر پر جاتے ہیں تو راستے میں بعض دفعہ کسی سے سلام دُعا ہو جاتی ہے، یہ ایک وقتی اور عارضی تَعَلُّق (***Temporary Relationship***) ہوتا ہے، سُوال یہ ہے کہ اس دُنیا کے ساتھ ہمارا تَعَلُّق کس قسم کا ہے؟ ہم نے پارہ:1، سورۂ بقرہ، آیت:36 کا ایک حِصَّہ سُننے کی سَعَادت حاصِل کی، اس آیتِ کریمہ میں اسی سُوال کا جواب بتایا گیا ہے۔ یعنی اس دُنیا کے ساتھ ہمارا تَعَلُّق کس نوعیت کا ہے، اس نَوعیت کو واضح کیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

وَ قُلۡنَا	(پارہ:1، البقرۃ:36)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور ہم نے فرمایا

یعنی جب حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام جنّت میں تھے اور جنّتی درخت کا پھل کھانے والا واقعہ ہوا، اس کے بعد اللہ پاک نے فرمایا، کیا فرمایا:

اِہۡبِطُوۡا	(پارہ:1، البقرۃ:36)	ترجمہ کنزُالعِرفان: تم نیچے اتر جاؤ۔

یعنی اے آدم عَلَیْہِ السَّلام! آپ اور آپ کی پشت میں آپ کی جو اَوْلاد ہے، تم سب جنّت سے زمین پر اُتر جاؤ![1]

بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ (پارہ:1، البقرۃ:36)	ترجمہ کنزُالعِرفان: تم ایک دوسرے کے دشمن بنو گے۔

یعنی اے آدم عَلَیْہِ السَّلام! آپ کی اَوْلاد ایک دوسرے کی دُشمن رہے گی۔ غیر مُسلِم مسلمانوں سے ہمیشہ دُشمنی کرتے رہیں گے، باطِل اور غلط رستے کے مُسَافِر ہمیشہ حق پرستوں کے ساتھ دُشمنی کرتے رہیں گے۔[2]

ایک عوامی غلط فہمی کا اِزالہ

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں سے ایک عوامی غلط فہمی کا اِزالہ ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں بعض بے باک لوگ یہ کہتے سُنائی دیتے ہیں کہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام نے ہم کو جنّت سے نکالا، جنّتی پھل انہوں نے کھایا اور بھگت ہم رہے ہیں۔

یہ انتہائی گھٹیا (**Cheap**) بات ہے، ہمیں حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام جنّت سے زمین پر نہیں لائے بلکہ یہ ہم لوگ ہیں جو اُن کے زمین پر آنے کا سبب (**Reason**) بنے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلام تو پہلے بھی جنّتی تھے، اب بھی جنّتی ہیں، اَصْل میں آپ کی اَوْلاد میں 2 قسم کے لوگ تھے، ایک دِیندار دوسرے بے دِین، ایک جنّتی، دوسرے جہنمی اور ان کی آپس میں ہمیشہ کی دُشمنی تھی، لہٰذا اللہ پاک نے آپ عَلَیْہِ السَّلام کو جنّت سے زمین پر بھیجا کہ اے آدم عَلَیْہِ السَّلام! زمین پر جائیے! آپ کی اَوْلاد زمین پر رہے گی، اُن میں فرق (**Difference**) کر دیا

---

1 ...حاشیہ صاوی علی الجلالین، پارہ:1، سورۂ بقرۃ، زیر آیت:36، جز:1، جلد:1، صفحہ:63-64 خلاصۃً۔
2 ... تفسیر نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرۃ، زیر آیت:36، جلد:1، صفحہ:303 خلاصۃً۔

جائے گا، پھر قِیامت کے دِن جو جہنمی ہیں، وہ جہنّم میں چلے جائیں گے اور آپ اور آپ کی جنّتی اَولاد کو دوبارہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنّت میں داخل کر دیا جائے گا![1]

عجیب سُوال، خوبصُورت جواب

حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما صحابی رسول ہیں، عِلْمِ تفسیر کے بہت ماہِر (**Expert**) تھے، آپ کو سُلْطَانُ الْمُفَسِّرِیْن کہا جاتا ہے۔ ایک مرتبہ رُوم کے بادشاہ نے آپ کی طرف خط لکھا اور عجیب سا سُوال پوچھا، اس نے لکھا: جس شخص کے ہاں مہمان (**Guest**) آئے، کیا اُسے یہ مُنَاسب ہے کہ وہ مہمان کو گھر سے نکال دے؟ (اس کا اِشارہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف تھا کہ آپ جنّت میں تھے، پھر اللہ پاک نے انہیں زمین پر آجانے کا حکم دیا)۔

جیسے سُوال انوکھا تھا، حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما نے جواب بھی بہت نِرالا (**Unique**) دیا، آپ نے اسے جواب میں لکھا: مہمان کو گھر سے نکالنا تو مُناسب نہیں ہے، البتہ! جب مہمان گھر آتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے: سَفَر کا لباس اُتار کر فریش (**Fresh**) ہو جائیے! (یعنی مُنہ ہاتھ دھولیجئے! گرد وغیرہ جھاڑ لیجئے! بیتُ الخلاء کی حاجت ہو تو پُوری کر لیجئے!)، پھر اطمینان کے ساتھ دستر خوان (**Dinning Mat**) پر بیٹھئے گا۔

اللہ پاک کا حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو جنّت سے زمین پر اُتارنا بھی اسی حیثیت سے تھا (یعنی فرمایا گیا: اے آدم عَلَیْہِ السَّلَام! زمین پر جائیے! آپ کی پُشت مبارک میں جو اَولاد ہے، ان میں جو نالائق ہیں، انہیں وہاں چھوڑیئے! بوجھ اُتار کر آپ اور آپ کی جنّت کے لائق اَولاد واپس تشریف لائیے! تب اطمینان کے ساتھ جنّت میں رہیے گا)۔[2]

---

1 ...تفسیر نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرۃ، زیر آیت:36، جلد:1، صفحہ:307 خلاصۃً۔

2 ...نوادر القلیوبی، الحکایۃ الثالثۃ والسبعون، صفحہ:55۔

بے دِین ہمیشہ دُشمنی کرتے ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں سے ہمیں یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بعض لوگ جو یہ کہتے ہیں: سب اپنی اپنی جگہ ٹھیک ہیں۔ جو جس رستے پر چلتا ہے، کفر کرتا ہے یا مسلمان رہتا ہے، سب ٹھیک ہیں۔ ان کی یہ سوچ(**Thinking**) بالکل غلط ہے۔ سب تو کبھی بھی ٹھیک نہیں ہو سکتے۔ مسلمان مسلمان ہیں، غیر مسلِم غیر مسلم ہیں، جیسے آگ(**Fire**) اور پانی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے، یونہی حق پر چلنے والے اور غلط رستوں کے مُسَافِر کبھی ایک نہیں ہو سکتے۔

سَتِیزہ کار رہا ہے اَزَل سے تا اِمْروز | چراغِ مصطفوی سے شرارِ بُولَہَبِی[1]

وضاحت: یعنی ہمیشہ سے یہ ہوتا آیا ہے کہ چراغِ مصطفوی (یعنی سچّے دِین کے نُور) سے شرارِ بُولہبی (یعنی باطِل کے شرارے) دُشمنی کرتے آئے ہیں۔

اللہ پاک ہمیں ہمیشہ حق کے رستے پر چلتے رہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم۔

عارضی ٹھکانہ

اللہ پاک نے مزید ارشاد فرمایا:

وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۳۶﴾ (پارہ:1، البقرۃ:36)

ترجمہ کنزُالعِرفان: اور تمہارے لئے ایک خاص وقت تک زمین میں ٹھکانہ اور (زندگی گزارنے کا) سامان ہے۔

یہ ہمارے اور اس دُنیا کے آپس میں تَعَلُّق کا بیان ہے، ہمارا اس دُنیا کے ساتھ احترام

1 ...کلیاتِ اقبال، بانگِ دِرا، صفحہ:251۔

کا تعلُّق نہیں ہے، محبّت کا تعلّق نہیں ہے بلکہ ہم اس دُنیا میں ایک مُسافِر (**Passenger**) کی طرح ہیں، جیسے آدمی سفر کرتا ہے، راستے میں اپنی ضروریات کے لئے کچھ دَیر رُکتا ہے، پھر اپنی منزِل کی طرف بڑھ جاتا ہے، ہمارا بھی یہی حال ہے، ہماری منزل اللہ پاک کا قُرب اور ہمیشہ کے لئے جنّت ہے۔ ہم عالَمِ اَرواح سے چلے ہیں، ایک مُقرَّرہ مُدّت (**Fix Time**) تک دُنیا میں رہیں گے، پھر عالَمِ بَرْزَخ میں چلے جائیں گے، پھر وہاں سے محشر کی طرف سَفَر ہو گا، پھر اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اپنی منزل یعنی جنّت میں پہنچ جائیں گے۔

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے | یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

میرا دُنیا سے کیا تعلق...؟

صحابیِٔ رسول حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک روز میں نے دیکھا؛ سرورِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کھجور کی چٹائی پر آرام فرما ہیں اور آپ کے پہلو مبارک پر چٹائی کے نشان پڑ گئے ہیں، میں نے عَرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں اجازت دیجئے! اس چٹائی پر کوئی بستر بچھا دیا کریں تاکہ آپ سکون سے آرام فرما ہو سکیں۔ یہ سُن کر رحمتِ دارین، مالِکِ کونَین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میرا دُنیا سے کیا تَعَلُّق...؟ میری اور دُنیا کی مثال تو ایسی ہے جیسے کوئی مُسافِر سخت گرمی کے دِن سَفَر کر رہا ہو، اس دوران وہ کسی درخت کے نیچے ٹھہرے، کچھ دیر آرام کرے، پھر اپنی راہ چلا جائے۔ (1)

ہے چٹائی کا بچھونا، کبھی خاک ہی پہ سونا
کبھی ہاتھ کا سرہانا مَدَنی مدینے والے!

---

1 ...الزہد والرقائق لامام ابن المبارک، باب فی التواضع وکراہیۃ الکبر، صفحہ:54، حدیث:195۔

تری سادگی پہ لاکھوں، تری عاجزی پہ لاکھوں
ہوں سلام عاجزانہ مَدَنی مدینے والے![1]

دُنیا میں مُسافِر کی طرح رہو!

پیارے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت (**Reality**) ہے، ہم سب مُسافِر ہیں، یہ دُنیا گویا بیچ صحرا (**Desert**) میں ایک درخت ہے، مُسافِر آتے ہیں، کچھ دیر یہاں ٹھہرتے ہیں اور آخرت کی طرف چلے جاتے ہیں۔ کیا کوئی مُسافِر راستے میں کسی مقام پر دِل لگاتا ہے؟ ہم بھی زِندگی (**Life**) میں سَفَر کرتے رہتے ہیں، کبھی ایسا ہوا کہ ہم سَفر پر ہوں، راستے میں کوئی بہت خوبصورت مقام (**Beautiful Location**) آئے تو ہم نے وَہیں دِل لگا لیا ہو کہ بس اب گھر نہیں جانا، اب زندگی یہیں گزارنی ہے؟ یا راستے میں کھانا وغیرہ کھانے کے لئے کسی ہوٹل پر رُکے ہوں تو وہیں دِل لگا بیٹھے ہوں؟ نہیں...!! ایسا نہیں ہوتا۔ مُسَافِر دورانِ سَفَر بیسیوں خوبصُورت مقامات دیکھتا ہے، بعض دفعہ ہوٹلوں وغیرہ میں رُکتا ہے تو گھر کی نسبت زیادہ آرام (**Comfortable**) محسوس کرتا ہے، اس کے باوُجُود وہ وہاں دِل نہیں لگاتا، وہاں کی نعمتوں میں گم نہیں ہوتا، جلد ہی اپنے گھر لوٹ جاتا ہے۔ یہ دُنیا بھی ایسی ہی ہے، ہم سب مُسافِر ہیں، کچھ عرصے کے لئے یہاں ٹھہرے ہیں، جلد ہی سَفَرِ آخرت پر روانہ ہو جائیں گے۔ اس لئے یہاں ہرگز دِل نہیں لگانا چاہئے۔ **حدیثِ پاک** میں ہے: کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ دُنیا میں ایسے رہو جیسے اجنبی ہو یا کوئی مُسافِر ہو۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بہت سبق آموز حدیث شریف ہے، اس حدیثِ پاک کو اپنے

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 426۔
2 ...الزہد للامام احمد، زہد النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، صفحہ: 23، حدیث: 42۔

دِل پر نقش کرلینا چاہئے، اپنے ہر کام، ہر مُعَاملے کی بنیاد فَنا پر رکھیں، بَقا پر نہ رکھیں۔

اسلام کا حُسن اور اِلحاد کی بُرائی

ایک پتے کی بات عرض کروں؛ یہ جو مغربی تہذیب(**Western Civilization**) ہے، جس میں الحاد(**Atheism**)، سیکولر ازم(**Secularism**)، ڈِی اِزم(**Deism**)وغیرہ شامِل ہیں، ان کے ہاں اندر سے نظام بالکل درہم برہم ہے۔ ان کے پاس کوئی ضابطۂ اخلاق نہیں ہے، یہ لوگ خُداکو تو مانتے ہی نہیں ہیں، ان کا نعرہ ہے: ***Ther is no God*** کوئی خُدانہیں ہے۔ (اَسْتَغْفِرُ اللهَ!) انہوں نے اَخلاق و کردار اور معاشرتی اُصُولوں(**Social Principles**) کی بنیاد بقا پر رکھی ہے۔ ان کا پُورا معاشرہ بَقائے باہَمی کے اُصُول پر چلتا ہے۔ یعنی جیو اور جینے دَو! (***Live and Let Live***) مطلب یہ کہ یہ کہتے ہیں: ❁ہم کسی کو تکلیف نہیں دیں گے، تاکہ کوئی ہمیں تکلیف نہ دے ❁ہم کسی کا مال نہیں لُوٹیں گے، تاکہ کوئی ہمارا مال نہ لُوٹے ❁ہم کسی کے ساتھ بُرائی نہیں کریں گے تاکہ کوئی ہمارے ساتھ بُرائی نہ کرے۔

اب اس نظام(**System**) کی خرابی جانتے ہیں کیا ہے؟ ہر وہ شخص جو پیسے والا ہے، زیادہ طاقت(**Power**)والا ہے، بڑے عہدے والا ہے، وہ دوسروں پر ظُلم بھی ڈھاتا ہے، دوسروں کو نیچا بھی دکھاتا ہے، دوسروں کی حق تلفیاں بھی کرتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ جانتا ہے میں پیسے والا ہوں، طاقت، قانُون(**Law**)سب کچھ میرے گھر کی کنیز ہے، کوئی میرا بال بھی بِیکا نہیں کر سکتا، لِہٰذا وہ کھل کر ظُلم کرتا ہے، یوں معاشرہ ایک عجیب بےاِعْتِدَالِی(***Imbalance***) کا شکار ہو جاتا ہے۔ اور یہ صِرف کتابی باتیں نہیں ہیں، مغربی تہذیب میں ایسا سب کچھ ہو

رہا ہے۔ اس سب کا سبب کیا ہے؟ انہوں نے مُعاشرے اور تہذیب کی بنیاد بَقا پر رکھی۔ بس جو سمجھتا ہے کہ کوئی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا، وہ سرکشی پر اتر آتا ہے۔ سچّی بات یہ ہے کہ سرے سے یہ قانون ہی غلط ہے۔ حقیقت (**Ground Realty**) یہ ہے کہ یہاں کسی کو بقا نہیں ہے، زمین پر جو کچھ ہے، سب فانِی (**Mortal**) ہے۔ قرآنِ پاک میں ہے:

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ (پارہ:27، الرحمٰن:26)	ترجمہ کنزُالعِرفان: زمین پر جتنی مخلوق ہے سب فنا ہونے والی ہے۔

اس مغربی تہذیب کے مقابلے میں اسلام کی خوبصُورتی دیکھئے! اسلام نے تہذیب (**Civilization**)، اَخلاق، کردار (**Character**)، ہر چیز کی بنیاد اللہ پاک کی رضا پر رکھی ہے ❁ ایک حقیقی مسلمان دوسروں کے ساتھ اس لئے نیکی نہیں کرتا کہ کل وہ بھی اس کے ساتھ نیکی کرے گا بلکہ اس کا مقصد (**Purpose**) رَبّ کی رضا ہوتی ہے ❁ ایک حقیقی مسلمان دوسروں کو تکلیف دینے سے اس لئے باز نہیں رہتا کہ یہ تکلیف سے بچ جائے ❁ ہم دوسروں کے ساتھ اس لئے مسکرا کر نہیں ملتے کہ دوسرے ہم سے مسکرا کر ملیں ❁ ہم کسی کی مالی امداد (**Financial Help**) اس لئے نہیں کرتے کہ کل ہماری بھی مدد کی جائے گی بلکہ اِسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ **ہم نے یہاں جو کچھ کرنا ہے، اللہ پاک کی رضا کے لئے کرنا ہے۔** اللہ پاک فرماتا ہے:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿١٦٢﴾ (پارہ:8، الانعام:162)	ترجمہ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ، بیشک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے

ڈاکٹر اِقْبال نے کہا تھا:

بَر تَر اَز اَندیشۂ سُود و زیاں ہے زندگی
ہے کبھی جاں تو کبھی تسلیمِ جاں ہے زندگی[1]

مفہوم: زِندگی نفع و نقصان (**Profit and Loss**) کے اندیشوں سے بہت اُوپر کی چیز ہے، ہمیشہ زِندہ رہنے کا نام ہی زِندگی نہیں ہے بلکہ جب اللہ پاک کی رضا جان دینے میں ہو تو جان دے دینا زِندگی بن جاتا ہے۔

یہ اسلامی تہذیب کا حُسن ہے کہ **اسلامی تہذیب** (**Islamic Civilization**) کی **بنیاد بقا پر نہیں بلکہ اللہ پاک کی رضا پر رکھی گئی ہے۔** جب یہ بنیاد پُورے طَور پر مُعَاشرے میں رچ بس جائے تو امیر غریب کا فرق مٹ جاتا ہے، مُعَاشرے میں لِلّٰھِیت، اُخُوَّت، محبّت، بھائی چارہ اور جاں نثاری پروان چڑھتی ہے۔

ایثار و قربانی کا عظیم واقعہ

جنگِ یرمُوک کا موقع تھا، جنگ ختم ہو چکی تھی، اب صحابہ کِرام علیہمُ الرّضوان زخمیوں کی دیکھ بھال کر رہے تھے، حضرت حُذَیفہ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں اس وقت ہاتھ میں پانی لئے اپنے چچا زاد بھائی (یعنی **Cousin**) کو تلاش کر رہا تھا، ڈھونڈتے ڈھونڈتے آخر وہ مجھے مِل گیا، اس کو بہت زخم آئے تھے اور دَم لبوں پر تھا، میں اس کے قریب گیا اور کہا: بھائی! پانی پیو گے؟ اس نے کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا: ہاں! پیوں گا۔ میں اسے پانی دینے ہی والا تھا کہ کسی کے کراہنے کی آواز آئی، آخری سانسیں لینے والے میرے چچازاد بھائی نے

---

1 ...کلیاتِ اقبال، بانگ درا، صفحہ: 287۔

اشارے سے کہا: مجھے چھوڑو! پہلے اس زخمی کو پانی پِلا دو! میں دوسرے زخمی کی طرف دوڑا، ابھی انہیں پانی پِلانے ہی والا تھا کہ قریب سے کسی اَور کے کراہنے کی آواز آئی، ان دوسرے زخمی صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے بھی کمال جاں نثاری دکھائی اور کہا: پہلے اس زخمی کو پانی پِلا دو! اب میں اس تیسرے زخمی کے پاس پہنچا مگر اس زخمی کو اب پانی کی حاجت (**Need**) نہیں رہی تھی، وہ جامِ شہادت پی چکے تھے۔ میں فوراً پہلے والے صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے پاس آیا، وہ بھی شہید ہو چکے تھے، پھر میں دوڑ کر اپنے چچازاد بھائی کے پاس پہنچا، میرے آنے تک ان کی رُوح بھی پرواز کرچکی تھی۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے اسلام کا حُسْن...!! ایک سچّا مسلمان اس دُنیا میں بقا (یعنی زِندہ رہنے کے لئے) نہیں جیتا بلکہ رَبّ کی رِضا کے لئے جیتا ہے۔ یہی فرق ہے اسلامی تعلیمات (**Islamic Teaching**) میں اور دوسری تہذیبوں میں...! اللہ پاک ہمیں اسلام کی اعلیٰ اور سچّی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

ہر معاملے کی بنیاد فنا پر رکھئے!

پیارے اسلامی بھائیو! ہم اس دُنیا میں مُسافِر ہیں، ہمارا مقصد دُنیا سَنْوارنا نہیں بلکہ اپنے رَبِّ کریم کو منانا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہمیشہ، ہر وقت، ہر لمحہ یہ ذہن (**Mind**) میں رکھیں کہ ہم فانِی ہیں، بہت جلد ہم نے دُنیا سے رُخصت ہو جانا ہے۔ خُود سوچئے! ❁ جب ہم فانِی ہیں تو جھگڑا کرنے کا کیا فائدہ (**Benefit**) ❁ جب ہم فانِی ہیں تو فخر و تکبُّر (**Proud**) کس بات پر ❁ جب ہم فانِی ہے تو حُسْن، عقل اور پیسے وغیرہ پر اِترانے

(1)... کیمیائے سعادت، اصل ششم بخل وجمع مال، پیدا کردن ثواب ایثار، صفحہ: 255۔

کا کیا فائدہ ❁ جب ہم ہیں ہی فانِی...! چاہے کچھ بھی کر لیں، آخِر اس دُنیا سے جانا ہی جانا ہے تو یہاں دِل لگانے کا کیا فائدہ ❁ چاہے ہمارے فالورز لاکھوں ہو یا کروڑوں، مَر تو جانا ہی ہے، پھر حُبّ جاہ اور حُبِّ مدح یعنی نام اور شہرت (**Fame**) کی محبّت کا ہم کیا کریں گے؟

امیرِ اہلسنت کی نرالی سوچ

ایک مرتبہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ مَدَنی مذاکرے کے لئے جانے کی تیاری فرما رہے تھے، اس وقت کسی اِسلامی بھائی نے موبائل پر آپ کی تَصوِیر لی (موبائل پر جو تصویر لی جاتی ہے، یہ جائز ہے، جب تک کہ اس کا پرنٹ نہ نکالا جائے تو اسلامی بھائی نے آپ کی تصویر بنائی) اور آپ کو دِکھانے لگے۔ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ فرماتے ہیں: اپنی وہ تَصوِیر مجھے پیاری لگی، پھر ساتھ ہی خیال آیا کہ یہ حسین چہرہ ایک دِن قبر میں اُتر جائے گا۔ فرماتے ہیں: یہ سوچتے ہی میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

اَللّٰہُ اَکْبَر! یہ حقیقت (**Reality**) ہے۔ جب ہم فانِی ہیں، ایک دِن قبر میں اُترنا ہی اُترنا ہے، نہ جانے ہماری قبر جنّت کا باغ ہو گی یا مَعَاذَ اللہ! جہنّم کا گڑھا بن جائے گی۔ جب معاملہ ایسا ہے تو اِترانے، اکڑنے اور فخر و غرور وغیرہ میں پڑنے کا کیا فائدہ...!! بس سر جھکائیے! عاجزی و انکساری (**Humbleness**) کے ساتھ، جو کچھ اللہ پاک نے دیا ہے، اس پر راضِی رہتے ہوئے، حرص و ہوس سے بچتے ہوئے زندگی گزار لیں۔ اسی میں عافیت ہے، اسی میں ہماری بہتری (**Betterment**) ہے۔

دنیا فانی ہے اہلِ دنیا فانی ۔۔۔ شہر و بازار و کوہ و صحرا فانی
دل شاد کریں کس کے نظّارہ سے حسنؔ ۔۔۔ آنکھیں فانی ہیں یہ تماشا فانی[1]

---

[1]...ذوقِ نعت، صفحہ: 303۔

سپہ سالار کی اکڑ نکل گئی

ایک نہایت ظالم حکمران(Tyrant Ruler) ہو ا ہے: حجاج بن یُوسُف۔ اس کی فوج(Army) کا ایک سپہ سالار(Commander) تھا، جس کا نام تھا: مُہَلِّب۔ ایک دِن مُہَلِّب ریشمی کپڑے پہنے، اکڑ کر تکبُّر سے چل رہا تھا، حضرت مُطَرِّف بِن عبد اللہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ نے اسے یُوں تکبُّر کی چال چلتے دیکھا تو دِل میں نیکی کی دعوت کا جذبہ بیدار ہوا، چنانچہ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ مُہَلِّب کے قریب تشریف لائے اور فرمایا: اے بندۂ خُدا! چلنے کا یہ انداز اللہ پاک کے ناپسندیدہ لوگوں کا اور رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دُشمنوں کا ہے۔

مُہَلِّب بھلا فوج کا سپہ سالار تھا، عہدے اور منصب کا نشہ اس کے سَر پر جادُو کی طرح سُوار تھا، جب اس نے دیکھا کہ ایک شخص اسے نصیحت کر رہا ہے تو تَیوَر چڑھا کر بولا: جانتے ہو میں کون ہوں؟ حضرت مُطَرِّف بِن عبد اللہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ بھی ماشَآءَاللہُ زندہ دِل تھے، آپ نے نرمی سے ارشاد فرمایا: ہاں! جانتا ہوں تم کون ہو: اَوَّلُكَ نُطْفَةٌ مَذِرَةٌ تم پہلے ایک ناپاک نطفہ تھے وَ آخِرُكَ جِيفَةٌ قَذِرَةٌ انتہا میں تم ایک گندے مردار ہو جاؤ گے وَاَنْتَ تَحْمِلُ الْعَذِرَةَ اور (ان دونوں حالتوں کے درمیان) تم پیٹ میں گندگی اُٹھائے ہوئے ہو۔ یہ سُن کر مُہَلِّب کی عقل ٹھکانے آگئی، اُس نے تکبر والی چال چھوڑی اور آگے روانہ ہو گیا۔[(1)]

پیارے اسلامی بھائیو! یہی اَصل حقیقت ہے، ہم ابتداء میں کچھ نہیں تھے، انتہا میں لاش ہو کر مٹی میں مِل جائیں گے۔ اس کے درمیان کا جو عرصہ ہے یعنی یہ ہماری زندگی، ہمیں چاہیے کہ اس زندگی کو اچھے انداز میں گزاریں ❁ اکڑنا ❁ اترانا ❁ تکبُّر کرنا ❁ بڑے

---

(1)...اللباب فی علوم الکتاب، پارہ:29، المعارج، زیر آیت:39، جلد:19، صفحہ:375 خلاصۃً۔

بڑے بول بولنا ✿ ڈینگیں مارنا ✿ سرکشی کرنا ہم مٹی کے انسانوں کو زیب نہیں دیتا۔ ہم اس دُنیا میں آئے ہیں، ہمارا یہاں آنے کا ایک مقصد ہے، اس مقصد کو پُورا کریں، اس دُنیا میں دِل نہ لگائیں۔

گھر نہ بنانے کی انوکھی وجہ

ایک مرتبہ اللہ پاک کے نبی حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کا کسی پہاڑ کے قریب سے گزر ہوا، آپ نے دیکھا کہ ایک بوڑھا آدمی ہے، پہاڑ(**Mountain**) کے قریب اللہ پاک کی عِبَادت میں مَصرُوف ہے۔ آپ نے اس بوڑھے عابِد سے پوچھا: اے شخص! تُو نے اپنے لئے گھر کیوں نہیں بنایا، اس کے ذریعے تو سردی گرمی سے بچ جاتا؟ اس بُوڑھے عِبادت گزار نے بہت ہی پیارا جواب دیا، کہا: اے اللہ پاک کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام! میں آپ سے پہلے نبیوں کی خِدمت میں حاضِر رہا ہوں، انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ میں اس دُنیا میں 700 سال سے زیادہ عرصہ زِندہ نہیں رہ سکوں گا۔ بس میری عقل نے گوارا نہ کیا کہ اتنی کم مُدَّت کے لئے میں اللہ پاک کی عبادت چھوڑ کر گھر بنانے میں لگ جاؤں۔ حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: عنقریب ایک قوم آئے گی، ان کی عمریں 100 سال سے زیادہ نہ ہو سکیں گی، پھر بھی وہ لوگ بڑے بڑے محلّات بنائیں گے۔ (1)

اَللّٰہُ اَکبر! 700 سال کی زندگی...!! اتنا لمبا عرصہ....!! اور پیاری سوچ دیکھئے! بزرگ سوچ رہے ہیں آخر تو مرنا ہی ہے، پِھر یہاں گھر بنانے کا کیا فائدہ، وقت کم ہے، چلو اللہ پاک کی عِبَادت کرتے ہیں...!

---

(1)... حکایات وقصص، یاتی فی آخر الزمان امۃ لا تجاوز...الخ، الحکایۃ:50، صفحہ:71۔

اللہ! اللہ! ہمارا حال کیا ہے...!! بالکل وہی جیسا حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا، زندگی 100 سال سے بھی کم بلکہ اب تو اَوسطاً 60 سال ہوتی ہے مگر انداز ایسے کہ جیسے ہمیشہ یہیں رہنا ہے۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں | سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

بیان کا خلاصہ

خیر! خلاصۂ کلام یہ کہ دُنیا ہمارا عارضی ٹھکانا ہے، ہم یہاں مُسَافِر کی طرح ہیں، جلد ہی اس جہانِ فانی کو چھوڑ کر اگلے جہان کی طرف کُوچ ہونی ہے، اس لئے ہمیں چاہئے کہ یہ مختصر سی زندگی (**Short Life**) اچھے انداز میں، نیکیاں کرتے ہوئے، دوسروں کے ساتھ بھلائیاں کرتے ہوئے بہترین طریقے سے گزار لیں۔ لڑائی جھگڑے، مارا ماری، حرص لالچ وغیرہ ان میں کچھ نہیں رکھا، گاڑی بنگلہ مکان، بینک بیلنس، بڑے بڑے میڈل، اعلیٰ کارکردگی (**High Performance**) کے اعزازات سب دھرے کے دھرے رہ جائیں گے اور ہم یہاں سے چل بسیں گے۔ اس لئے

ایسے رہا کرو کہ کریں لوگ آرزو
ایسا چلن چلو کہ زمانہ مثال دے

اللہ پاک ہمیں پاکیزہ زِندگی گزارنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بہت پیاری دُعا کی ہے، آیئے! مِل کر گنگناتے ہیں:

واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سُنّی مرے
یوں نہ فرمائیں ترے شاہِد کہ وہ فاجر گیا

عرش پر دُھومیں مچیں وہ مؤمنِ صالح مِلا
فرش پر ماتَم اُٹھے وہ طیب و طاہِر گیا[1]

وضاحت: اے پیارے اللہ پاک! تجھے تیرے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا واسطہ! جو بھی عاشقِ رسول دُنیا سے جائے تو تیرے فرشتے یہ نہ کہیں کہ دیکھو! وہ فاسِق، فاجِر گنہگار مر گیا۔ اے اللہ پاک! ایسا کرم ہو کہ جو عاشِقِ رسول دُنیا سے جائے تو عرش پر دُھومیں مچ جائیں؛ فرشتے کہیں: دیکھو! دیکھو! وہ نیک مسلمان کی رُوح آ رہی ہے اور زمین والوں پر غم طارِی ہو کہ آہ! ایک نیک، پاکباز انسان دُنیا سے چلا گیا۔

آمِیۡن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

نعت کولیکشن(Naat Collection)موبائل ایپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی ٹیکنالوجی کے اس دور میں عشقِ رسول جام بھر بھر کر پلا رہی ہے۔ دَعْوَتِ اسلامی کے I.T ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مختلف موبائل ایپلی کیشنز جاری کی جاچکی ہیں، جن میں سے ایک موبائل ایپلی کیشن ہے: Naat Collection(نعت کولیکشن) ❁ اس انمول ایپلی کیشن میں علمائے اہلسنت کی نعت شریف، کلام اور منقبت پر مشتمل 8 مشہور کتابیں(Famous Books)شامل ہیں ❁ جن میں اپنے پسندیدہ کلام کو سرچ کرنے کے ساتھ انہیں آڈیو میں مختلف نعت خوانوں کی زبانی سُن اور ویڈیو دیکھ سکتے ہیں ❁ پسندیدہ(Favorite)نعت، کلام کو **مائی کلیکشن** فیچر میں محفوظ اور جب چاہیں سُن سکتے ہیں ❁ اس ایپ سے کسی بھی نعت

[1] …حدائقِ بخشش، صفحہ:53-54۔

یا شعر کو کاپی کر کے واٹس ایپ، فیس بک، ٹویٹر وغیرہ پر شیئر کیا جا سکتا ہے۔ یہ ایپ ڈاؤن لوڈ کریں اور اپنے دلوں کو ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی محبت سے منور کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: نماز میں قومہ اور جلسہ دونوں واجب ہیں۔

وضاحت: رکوع کے بعد بِالکل سیدھے کھڑے ہونے کو **قومہ** کہتے ہیں۔ اور دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنے کو **جلسہ** کہتے ہیں۔ ہمارے ہاں! بعض لوگ نماز جلدی سے پڑھتے ہوئے قومہ اور جلسہ چھوڑ جاتے ہیں، یعنی رکوع کے بعد بالکل سیدھا کھڑے نہیں ہوتے، تھوڑا سا اُٹھتے ہیں اور فوراً سجدے میں چلے جاتے ہیں، اسی طرح دو سجدوں کے درمیان سیدھے بیٹھتے نہیں ہیں، فوراً دوسرے سجدے میں چلے جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! **نماز میں قومہ اور جلسہ دونوں علیحدہ، علیحدہ واجب ہیں۔** نماز میں دونوں میں سے ایک بُھولے سے چھوٹ جائے تو سجدہ سہو لازم ہو گا، اور اگر جان بوجھ کر چھوڑا تو نماز دوبارہ پڑھنی ضروری ہو گی۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحْکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ... فتاویٰ اہلسنت (غیر مطبوعہ)، فتویٰ نمبر: WAT-2370۔

اَسْمَاءُ الْحُسْنٰی کی برکات (وظیفہ)

یَاصَمَدُ

جو کوئی اللہ پاک کے اس مبارک نام یَاصَمَدُ کو **1 ہزار** مرتبہ پڑھے گا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دشمن پر فتح پائے گا۔[1] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 …مدنی پنج سورہ، صفحہ:255۔